دور جدید کے تقاضوں میں آزادی اظہار رائے کے اصول قرآن وحدیث کی روشنی میں

پروفیسر ڈاکٹر شازیہ رمضان
ڈین فیکلٹی آف آرٹس اینڈ ہیومنیٹیز، زرعی یونیورسٹی فیصل آباد
عینی رباب
لیکچرر اسلامک اسٹڈیز، پیر مہر علی شاہ ایرڈ ایگریکلچر یونیورسٹی راولپنڈی

Abstract

This study explores the concept of freedom of expression in the context of contemporary challenges, examined through the guidance of the Qur'an and Hadith. Islam acknowledges the importance of expressing opinions and upholding truth; however, it emphasizes that such freedom must be exercised within ethical and moral boundaries. The Qur'an encourages believers to speak with justice, honesty, and responsibility, as reflected in verses that command standing firmly for justice and speaking words that are right and truthful.

The teachings of the Prophet Muhammad (peace be upon him) further highlight that a person should speak good or remain silent, establishing a principle of responsible communication. In the modern era, the expansion of digital media and social platforms has amplified the scope of expression, but it has also introduced serious concerns such as misinformation, defamation, and hate speech.

This paper argues that while Islam supports freedom of expression as a fundamental right, it also provides a comprehensive framework to regulate it through accountability, truthfulness, and respect for others. The solution to contemporary issues lies in adopting these Qur'anic and Prophetic principles, ensuring that freedom of expression contributes to social harmony, justice, and moral integrity rather than conflict and harm.

Keywords: Freedom of Expression, Islam, Qur'an, Hadith, Ethical Boundaries, Modern Challenges, Digital Media, Responsible Communication, Social Harmony, Accountability

انسانی فطرت کا تقاضہ ہے کہ اس میں خواہشات، خیالات اور تصورات پائے جاتے ہیں اور ان خیالات پر چل کر انسانی زندگی کی مختلف راہیں ہموار ہوتی ہیں۔ ہر انسان کو اللہ تعالیٰ نے عقل و بصیرت سے نوازا ہے اور ہر انسان

اس کے مطابق اپنی رائے کا اظہار کرتا ہے۔ انسانوں میں رائے کا پایا جانا ایک فطرتی چیز ہے۔ ہمارے دین اور ہمارے نبی ﷺ نے آزادی اظہار رائے کی باقاعدہ کچھ حدود متعین کی ہیں۔

اظہار رائے کی تعریف

لیگل ڈکشنری کے مطابق "آزادی اظہار رائے سے مراد خیالات کا بلا رکاوٹ اظہار چاہے زبانی، لکھنے اور چھاپنے یا دوسرے ذرائع گفتگو شامل ہیں"-(1)

اظہارے رائے کے معنی

نیو ورلڈ انسائیکلوپیڈیا کے مطابق "آزادیٔ گفتگو بغیر حدود و قیود اور احتساب کے بولنے کی قابلیت کا نام ہے اسے آزادیٔ اظہار رائے بھی کہا جاتا ہے اس سے مراد صرف زبانی گفتگو نہیں ہے بلکہ کوئی بھی گفتگو یا خیالات کے اظہار کا ذریعہ بشمول طباعت، نشریات، فن، تشہیر، فلم اور انٹرنیٹ شامل ہیں"-(2)

آزادی اظہار رائے قرآن کی روشنی میں

وَلَا تَقُولُوا لِمَا تَصِفُ أَلْسِنَتُكُمُ الْكَذِبَ هَٰذَا حَلَالٌ وَهَٰذَا حَرَامٌ لِّتَفْتَرُوا عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ ۚ إِنَّ الَّذِينَ يَفْتَرُونَ عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ لَا يُفْلِحُونَ۔ (3)

اور نہ کہو جو تمہاری زبانیں جھوٹ بیان کرتی ہیں کہ یہ حلال ہے اور یہ حرام، کہ اس طرح کے حکم لگا کر اللہ پر جھوٹ باندھنے لگو۔ (یاد رکھو،) جو لوگ اللہ پر جھوٹ باندھتے ہیں وہ کبھی فلاح پانے والے نہیں۔

یٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِيْدًا۔ (4)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سیدھی بات کہا کرو۔

وَ قُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا ۔ (5)

اور لوگوں سے اچھی بات کہو۔

وَ لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ۔ (6)

اور اس بات کے پیچھے نہ پڑ جس کا تجھے علم نہیں۔

اُدْعُ اِلٰى سَبِيْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ-اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَ هُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ۔ (7)

عہد نبوی سے اظہار رائے کی چند مثالیں

اظہار رائے کے متعلق غزوہ احد میں ہونے والی مجلس مشاورت انتہائی اہم ہے۔ آپ نے اس غزوہ سے قبل اپنی دفاعی صلاحیت کو مزید طاقتور بنانے کے لئے اصحاب سے مشورہ طلب فرمایا اور آنحضرت کی رائے تھی کہ

مدینہ سے نکل کر نہیں بلکہ یہیں دشمن کے حملے کا سامنا کیا جائے۔ آپ کی اس رائے سے منافق عبد اللہ بن ابی نے بھی اتفاق کیا لیکن اصحاب رسول کا موقف یہ تھا کہ مدینہ سے باہر جرات کے ساتھ ان کا مقابلہ کریں۔ آپ نے فضلاء صحابہ کرام کی رائے کو تسلیم کیا اور مدینہ سے خارج ہو کر مقابلہ کرنے کے لئے آگے بڑھے۔ کیونکہ عبد اللہ بن ابی منافق تھا تو وہ راستے میں یہ بہانہ بنا کر چھوڑ گیا کہ محمد ﷺ نے میری رائے کو اہمیت نہیں دی جبکہ صحابی رسول نے اپنی رائے کا اظہار کیا۔ آپ نے ان کی رائے کو بہتر سمجھتے ہوئے ان کی رائے کو تسلیم کیا۔(8)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ میں آپ ﷺ کے ہمراہ ہمسفر تھا۔ آپ ﷺ ایک موٹے کنارے کی حامل نجرانی چادر زیب تن فرما رکھی تھی۔ راستے میں آپ ﷺ کی ملاقات ایک اعرابی سے ہوئی اس نے طاقت کے ساتھ سلطان انبیاء کی چادر مبارک کو کھینچا پھر اس نے کہا کہ آپ کے پاس جو اللہ کریم کا مال ہے وہ مجھے دیجئے۔ آپ ﷺ نے اس کی جانب توجہ مبذول کی اور اظہار تبسم فرمایا پھر اسے مال دینے کا حکم ارشاد فرمایا۔(9)

اس واقعہ میں اس شخص کا اختلاف اس کا حق تھا جب کہ آپ ﷺ پورے عرب کے سردار اور اللہ تعالیٰ کے رسول تھے اور اس کا رویہ غیر انسانی اور تکلیف دہ تھا کہ اس نے رسول اللہ ﷺ کو جسمانی اذیت کا شکار کیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے کسی قسم کی مزاحمت و مذمت نہیں فرمائی۔

آپ ﷺ نے معاذ بن جبلؓ کو یمن کی طرف بطور قاضی تعینات کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مقدمے کا فیصلہ کس طرح کرو گے۔ انہوں نے کہا میں کتاب الٰہی کے مطابق۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ آپ اس میں مسئلہ نہ پائیں تو پھر معاذ بن جبلؓ نے کہا پھر نبی مکرم ﷺ کی سنت سے آپ ﷺ نے فرمایا: اگر سنت میں بھی اس کو نہ پا سکیں تو آپ نے فرمایا پھر اجتہاد کروں گا اور اپنی رائے قائم کروں گا اور کوتاہی سے گریز کروں گا۔(10)

اظہار رائے کی حدود تعلیمات نبوی ﷺ کی روشنی میں

سچائی پر مبنی بیانیہ

انسان کو آزادی اظہار رائے کا حق ضرور حاصل ہے مگر یہ بنیادی شرط ارشادات نبوی سے ماخوذ ہے کہ کلام میں سچائی کو اختیار کیا جائے۔ جھوٹ، دکھاوے، تصنع بناوٹ یا اس قسم کے کسی اور رویہ کا اظہار حدود کو پامال کرنے کے مترادف ہے۔ جھوٹ سے مراد کسی بھی واقعہ، قصہ، کلام، نظریہ، فکر کو حقائق کے برعکس یا روڑ مروڑ کر پیش کرنا ہے۔ آپ نے اس کی سخت سے ممانعت فرمائی ہے۔

قرآن حکیم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

اس سے بڑا ظالم کون ہے جو کریم پروردگار کی طرف جھوٹ منسوب کرے۔ جب یہ بارگاہ الٰہی میں پیش ہوں گے تو ان کے متعلق گواہی دینے والے کہیں گے کہ یہ وہی ہیں جنہوں نے کریم پروردگار سے جھوٹ منسوب کیا۔ ایسے ظالموں پر خدا کی لعنت ہو۔(11)

جو شخص اپنے قول میں جھوٹ پر مبنی رویہ اپناتا ہے اللہ کریم نے اسے ظالم لوگوں میں شامل فرمایا ہے اور ظالموں پر لعنت فرمائی ہے جبکہ حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: صداقت نیک راستہ پر گامزن کرتی ہے اور یہ منہج انسان کو جنت میں پہنچا دیتا ہے جو شخص ہمیشہ اپنے قول میں سچائی سے کام لیتا ہے اسے صدیق کی شان حاصل ہو جاتی ہے جبکہ جھوٹ پر مبنی گفتگو برائی میں دھکیل دیتی ہے اور یہ جہنم تک پہنچا دیتی ہے حتیٰ کہ اس کو بارگاہ الٰہی میں جھوٹا لکھ دیا جاتا ہے۔(12)

بے مقصد بات کہنے سے گریز

گفتگو انسان کا اصلی ہتھیار ہے اس لئے کلام سے قبل مکمل غور و خوض کرنا چاہئے۔ کلام میں کسی قسم کی فضول، لایعنی، بے مقصد گفتگو اسلام کی جانب سے عائد کردہ حدود کی پامالی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

کسی انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ بے مقصد گفتگو سے الگ ہو جائے اور اس سے رک جائے۔ اپنے لبوں کو کھولنے سے پہلے یہ ارادہ پختہ کر لینا چاہئے کہ ادا ہونے والے الفاظ سنت نبوی ﷺ کے عین مطابق ہونے چاہئیں اور مقصد رب العالمین کی خوشنودی کا حصول ہو بصورت دیگر کلام کی اہمیت نہیں رہتی۔(13)

بہتان

نبی رحمت ﷺ کے ارد گرد اصحاب رسول کی جماعت تھی۔ آپ ﷺ نے عہد لیا اور حکم فرمایا کہ میری معیت میں بیعت کر لو کبھی شرک نہیں کرو گے یعنی اس کی وحدانیت کو تسلیم کریں گے، کسی شخص کی کوئی چیز نہیں چوری کریں گے، زنا سے خود کو محفوظ رکھو گے، اپنے بچوں کو قتل کرنے سے گریز کرو گے، بناوٹی باتوں کی ملاوٹ سے کسی پر جھوٹ منسوب کرنے سے بچو گے اور نیکی کے امور میں میری سے نافرمانی سے اجتناب کرو گے۔ جو شخص اس عہد کی تکمیل کرے گا اس کا اجر اللہ رب العزت کے ہاں ہے۔ رب کریم نے ان کے گناہوں پر پردہ پوشی فرمائی کہ یہ معاملہ اللہ کی تفویض ہے اور اس کے کرم پر منحصر ہے جسے چاہے معاف کر دے یا سزا دے۔(14)

غیبت

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ سے کسی نے دریافت کیا کہ غیبت کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اپنے بھائی کو اس نہج سے یاد کرنا جسے وہ بہتر نہ سمجھتا ہو۔ اور اگر میں کسی ایسی بات کا اظہار کروں جو وصف اس میں پایا جاتا ہو تو تب بھی اس سے غیبت مراد لیا جائے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اگر ایسی بات اس میں پائی جاتی تو تب بھی اس سے مراد غیبت ہی ہو گی البتہ اگر تم ایسی بات کرتے ہو جو اس کی ذات میں نہیں ہے تو تم نے اس پر بہتان لگایا۔(15)

عہد حاضر اور اظہار رائے کی معنویت

اسلا میں اظہار رائے کی بڑی اہمیت ہے بشر طیکہ وہ مثبت اور تعمیری ہو۔ عقل وشعور رب کریم کی ایک خاص عطا ہے جس نے سوچنے، سمجھنے اور اپنی بات کہنے کی صلاحیت دی ہے لیکن اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ اس نعمت کا مقصد اسی وقت حاصل ہو سکے گا جب اس کی تکمیل منصفانہ نہج میں ہو۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

قُل اَمَرَ رَبِی بِالقِسطِ۔ (16)

فرمادیجئے کہ میرے رب نے انصاف کا حکم فرمایا ہے۔

اسی طرح آپ ﷺ نے بھی حق بات کہنے کی فضیلت بیان فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

ان من اعظم الجہاد کلمة عدل عند سلطان جائر۔ (17)

سب سے اعلیٰ جہاد ظالم حکمران کے روبرو حق بات کہنا ہے۔

اظہارائے میں مشاورت کی اہمیت

تَستَشِیرُ الرَجُلَ ذَا الرایِی ثُمَ تمضِیی اِلٰی مَا اَمَرکَ بِه۔ (18)

اہل رائے سے مشاورت کرو پھر اس کی پیروی کرو جو بھی وہ حکم دے۔

اسلام کے تصور آزادی اظہار رائے کی بنیادیں مضبوط ستون پر استوار ہیں تا کہ اس کی آڑ میں کسی قسم کی کوئی مذموم سازش ترویج نہ پا سکے۔ اظہار رائے میں مشورہ کو یقینی بنایا جائے تو چند اہم فوائد حاصل کئے جاسکتے ہیں۔ اسی طرح آپ نے مشورے کی اہمیت پر زور دیا ہے اور فرمایا کہ مشورہ کرنے والا ناکام نہیں ہوتا۔

حضرت ابوہریرۃؓ نے فرمایا کہ میں نے نبی مکرم ﷺ سے بڑھ کر کسی کو مشورہ کرتے نہیں دیکھا

مارایت احدًا اکثر مشورة لاصحابه من رسول اللهﷺ۔ (19)

علمی و تحقیقی بنیادیں

بغیر علم کے بات کرنا یا سنی سنائی باتوں پر یقین کرنا درست نہیں ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

وَ لَا تَقْفُ مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ-اِنَّ السَّمْعَ وَ الْبَصَرَ وَ الْفُؤَادَ كُلُّ اُولٰٓىٕكَ كَانَ عَنْهُ مَسْـُٔوْلًا۔(20)

اور اس چیز کی پیروی نہ کرو جس کا تمہیں علم نہیں، بے شک کان اور آنکھ اور دل ان سب سے باز پرس ہو گی۔

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا:

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَیَّنُوْۤا اَنْ تُصِیْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِیْنَ۔(21)

اہل ایمان جب آپ کے ہاں کوئی خبر پہنچے تو اس کی صداقت معلوم کر لیا کرو کسی قوم پر بے خبری میں جاؤ پھر تم اپنے اوپر پچھتاؤ گے۔

اس آیت میں تبینوا کا لفظ آیا ہے جس کا مفہوم ہے کہ تحقیق کرنا، جانچ پڑتال کرنا۔ یہ اس بات پر زور دیتا ہے کہ ہمیں کسی بھی خبر یا معلومات کو بغیر تصدیق کے قبول نہیں کرنا چاہئے۔

خالص نیت

اظہار رائے کی آزادی ایک قیمتی حق ہے۔ لیکن اس کے ساتھ ذمہ داری بھی آتی ہے جب ہم کسی کے سامنے اپنی رائے کا اظہار کرتے ہیں تو یہ ضروری ہے کہ ہماری نیت نیک اور مخلص ہو۔ ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے دلوں کے حال کو جانتا ہے، وہ ہماری نیتوں کو دیکھتا ہے اور اسی کے مطابق ہمیں جزا یا سزا دے گا۔

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

انما الاعمال بی النیة، وانما لامری مانوی، فمن کانت ہجرتة الی اللہ ورسولہ، فھجرتة الی اللہ ورسولہ، ومن کانت ھجرتہ لدنیا یصیبھا او امراة یتزوجھا، فھجرتة الی ماھاجر الیہ۔ (22)

حضرت عمرؓ نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ کا ارشاد مبارک ہے اعمال کا دارومدار نیت پر ہے اور آدمی کے لئے اسی چیز کا اجر ہے جس کے لئے اس نے نیت کی۔ جس شخص نے ہجرت اللہ اور اللہ کے رسول کی جانب کی تو ان کی ہجرت اللہ اور اللہ کے رسول کی جانب ہی ہے اور جس نے ہجرت دنیا کی غرض اور دنیا حاصل کرنے کے لئے یا کسی خاتون سے نکاح کی تمنا سے کی تو اس کی ہجرت اسی چیز پر ہے جس کے لئے اس نے ہجرت کا ارادہ کیا تھا اور ہجرت کی۔

سیدنا ضحاک بن قیس نے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: میں بہترین حصہ رکھتا ہوں (یعنی حصہ کا مالک ہوں) جو کوئی میرے حصے کے ساتھ کسی اور کو حصے دار بناتا ہے میں اپنا تمام حصہ اس کو عنایت کر دوں گا (اس میں سے خود کچھ بھی حاصل نہیں کروں گا) اے لوگو! کریم پروردگار کی بارگاہ خاص کے لئے انتہائی خالص اعمال کرو

کیونکہ کریم مالک انہی اعمال کو قبول فرماتا ہے جو خالصتاً اس کے لئے (اس کی رضا کیلئے کئے گئے ہوں) اور یہ نہ کہیں کہ میرا یہ عمل اللہ تبارک وتعالیٰ کے لئے ہے اور یہ رشتہ داروں اور قرابت داروں کے لئے ہے۔ ایسی تقسیم اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں کچھ بھی نہیں ہے اور یہ بھی نہ کہا کریں کہ یہ کریم پروردگار کے لئے ہے اور یہ جناب کے لئے ہے کیونکہ یہ سب ان جنابوں کو ہی ملنا ہے اللہ تعالیٰ کا اس میں کوئی بھی حصہ نہیں ہے۔ (23)

نرم لہجہ

اظہار رائے کی آزادی کی حدود میں شائستگی اور نرمی کو کلیدی اہمیت حاصل ہے۔ یہ نہ صرف گفتگو کو خوشگوار بناتی ہے بلکہ مخالف آراء کے درمیان پل کا کردار ادا کرتی ہے۔ آپ ﷺ نے ہمیشہ یہ تلقین فرمائی کہ گفتگو میں نرمی اور شفقت کو اپنا شعار بنایا جائے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

عن عائشة زوج النبیﷺ، عن النبیﷺ قال: ان الرفق لا یکون فی شی ء الا زانه، ولا ینزع من شی ء الا شانه۔ (24)

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: نرمی جس چیز میں بھی ہوتی ہے، اسے زینت بخشتی ہے اور جس چیز سے نکل جاتی ہے اسے عیب دار بنا دیتی ہے۔

ایک اور جگہ آپ ﷺ کا ارشاد مبارک ہے:

مَن حُرِمَ الرفقَ حُرِمِ الخَیرَ، اومَن یُحرَمُ الرَفقَ یُحرم الخیر۔ (25)

جس میں نرمی سے محرومی ہو وہ بھلائی سے بھی محروم کر دیا جاتا ہے۔

اجتماعی مصالحت

اسلامی تعلیمات میں اجتماعی مصلحت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ یہ تصور فرد کی ذاتی خواہشات پر اجتماعی بہبود کو ترجیح دینے پر زور دیتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

لَا یُومِنُ اَحَدُکُم حَتیٰ یُحِب لِاَخِیہِ مَایُحِبُ لِنَفسِہٖ۔ (26)

آپ میں سے کوئی اس لحظہ تک کامل صاحب ایمان نہیں ہو سکتا جس وقت تک وہ بھلائی کے لئے اس چیز کو محبوب رکھے جو اپنے لئے رکھتا ہے۔

عَن سَالم، عَن ابیه، ان رسول اللهﷺ قال: المسلم اخو المسلم لایظلمه، ولا یسلمه من کان فی حاجة اخیه کان الله فی حاجته ومن فرج عن مسلم کربة فرج الله عنه بها کربة من کرب یوم القیامة، ومن ستر مسلما ستره الله یوم القیامة۔ (27)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مسلمان اپنے دوسرے مسلمان کا بھائی ہے وہ اس پر ظلم نہیں کرتا اور نہ ہی اسے کسی ظالم کے حوالے کرتا ہے اور جو اپنے مسلمان بھائی کی حاجت پوری فرماتا ہے اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پورا فرماتا ہے اور جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی ایک تکلیف کو دور کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ بروز قیامت اس کی تکلیفوں میں سے ایک تکلیف کو دور فرما دیتا ہے اور اگر کوئی شخص کسی مسلمان کے عیب پر پردہ ڈالتا ہے تو اللہ تعالیٰ کے قیامت کے دن اس کے عیبوں پر پردہ ڈالے گا۔

علمی بحث ومباحثہ

اسلامی تعلیمات میں علم پر مبنی مکالمے کو ہمیشہ سے ہی فکری ارتقاء اور علم کی جستجو کو ایک بنیادی ذریعہ کے طور پر سراہا گیا ہے۔

قال النبیﷺ نضر الله امر اسمع منا شيئاً فبلغه كما سمعه، فرب مبلغ اوعى من سامع۔ (28)

آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے ہم سے کوئی بات سنی اور اسے اسی طرح پہنچایا جس طرح سنی تھی۔ کیونکہ بہت سے پہنچانے والے سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والے ہوتے ہیں۔

مخاطب کی رائے کا احترام

اظہار رائے کا حق ایک تسلیم شدہ انسانی حق ہے جس کی توثیق بین الاقوامیم قوانین اور معاہدات میں بھی موجود ہے تاہم اس حق کا اطلاق مطلق نہیں ہے بلکہ اس پر اخلاقی اور قانونی قیود عائد ہیں۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

اُدْعُ اِلٰی سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ۔(29)

رب کریم کے راستہ کی جانب حکمت اور عمدہ نصیحت سے بلاؤ اور ان سے ایسے طریقے سے بحث کرو جو بہترین ہو۔

طلب حق

اظہار رائے کی حدود میں حق کی تلاش ایک بنیادی اصول ہے۔ آپ ﷺ نے فضول اور لایعنی بحث سے منع فرمایا کیونکہ اس سے نہ صرف وقت کا ضیاع ہوتا ہے بلکہ دلوں میں کدورت اور نفرت بھی پیدا ہوتی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

انا زعيم بيت في ربض الجنة لمن ترك المراء وان كان محقا۔ (30)

جس نے جھگڑا چھوڑ دیا حالانکہ وہ حق پر تھا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔

آزادئ اظہار رائے کی حدود پر عالمی قوانین

بلا انتقال یانا قابل انتقال آزادئ اظہار رائے کے حق کی حفاظت نہیں کی جاسکتی جب یہ دوسرے لوگوں کی اخلاقی اقدار یا عقائد کو "ذلیل کرنے کیلئے استعمال ہو یا اس پر اکسائے۔(31)

ہر کوئی اس بات کو مانتا ہے کہ آزادئ اظہار رائے پر کچھ جائز، قانونی اور واضح پابندیاں ہونی چاہیں جو اس کی حدود کا تعین کریں- آرٹیکل 19(3)ICCPR جہاں آزادئ اظہار رائے کا حق دیتا ہے وہیں اس کی حدود کا تعین بھی کرتا ہے- سوال یہ ہے کہ کیا "توہینِ مذہب" کو ان پابندیوں میں شامل کیا جاسکتا ہے جو آزادئ اظہار رائے کے حدود کا تعین کرنے کیلئے لگائی جاتی ہیں جیسا کہ آرٹیکل 19(3) میں کہا گیا ہے کہ آزادئی اظہار رائے کی کچھ حدود ہیں مثلاً دوسرے کے حقوق اور ان کی عزت کے حقوق کی حفاظت کرنا، قومی استحکام کی حفاظت کرنا، عوامی امن، عوامی صحت اور اخلاقیات-(32)

مذہبی قانون سازی

ستمبر 2012ء میں اسلامک ایجوکیشنل، سائنٹیفک اینڈ کلچرل آرگنائزیشن (IESCO) نے ایک متفقہ مسودہ جاری کیا جس کے ذریعے سے ایک بین الاقوامی معاہدہ کے لیے ابھارہ گیا اور میڈیا کے تمام ذرائع کو توہین مذہب پر اقوام متحدہ کی قرارداد کا پابند بنایا گیا-(33)

مشرق و مغرب میں مذہب کو سمجھنے کے لیے کچھ نظریاتی مسائل ہیں-اقوام متحدہ کے ذریعے سے جتنی بھی قراردادیں مذہب کے بارے میں پیش کی گئی یا منظور ہوئیں کسی بھی قرارداد میں مذہب کی تعریف نہیں کی گئی کہ اقوام متحدہ کے مطابق مذہب کیا ہے اور مغربی فکر کے مطابق مذہب کیا ہے کیونکہ یہ تصور مذہب ہی ہے جس کی وجہ سے یہ تمام قراردادیں منظور ہوئیں-(34)

اسلام میں مذہب کیلیے جو متبادل لفظ ہے وہ دین ہے اور مغرب کی طرف سے استعمال کیا جانے والا لفظ دین لاطینی لفظ(Religion) سے اخذ کیا گیا ہے-سامی زبانوں میں لفظ دین کا مطلب قوانین ہیں-اسلام میں دین صرف عقائد کے نظام تک محدود نہیں ہے بلکہ ایک ایسا نظام ہے جس نے انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کا احاطہ کیا ہوا ہے چاہے وہ سیاسی و سماجی، معاشرتی و معاشی اور آئینی مسائل ہوں- مسلم دنیا میں مذہبی و سیاسی قیادت علیحدہ علیحدہ نہیں ہے بلکہ جو ریاست کا سیاسی حکمران ہے مذہبی طور پر بھی وہی حکمران ہے- تمام سیاسی و سماجی مسائل کو الٰہیاتی قوانین اور سنت مصطفٰے (ﷺ) کے ذریعے سے حل کیا جاتا ہے- یہ تمام قوانین الہامی ہیں اور ان کو نہ بدلا جاسکتا ہے، نہ مسترد کیا جاسکتا ہے اور نہ ہی کم یا زیادہ کیا جاسکتا ہے-اس کے برعکس مغرب میں چرچ اور ریاست میں بہت فرق ہے اور مذہب کے ذریعے سے سیاسی معاملات کو حل نہیں کیا جاسکتا کیونکہ مغرب میں دین انسان کا ذاتی معاملہ ہے-(35)

حوالہ جات

1. http://www.duhaime.org/Legal Dictionary/F/Freedom of Expression.aspx /30/7/12
2. http://www.newworldencyclopedia.org/entry/Freedom_of_Speech/ 29/7/12
3. النحل:16/116۔
4. الاحزاب:33/70۔
5. البقرہ:2/83
6. بنی اسرائیل:17/36۔
7. النحل:16/125۔
8. محمد بن اسحاق، سیرۃ ابن اسحاق، تحقیق سہیل زکار، دارالفکر بیروت، 1398ھ، ص324۔
9. سید حوی، الاساس فی السنۃ وفقھا، السیرۃ النبویۃ، دارالسلام قاہرہ، 1416ھ، ج3، ص1089، ح831۔
10. محمد بن محمد شیبۃ، السیرۃ النبویۃ فی ضوء القرآن والسنۃ، دارالقلم، دمشق، 1412ھ، ج2، ص559۔
11. ہود:11/18
12. محمد سلیمان المنصور فوری، رحمۃ اللعالمین، ترجمہ: سمیر الحمید ابراہیم، دارالسلام للنشر والتوزیع، ریاض، س ن، ص972۔
13. علی بن (سلطان) محمد القاری، جمع الوسائل فی شرح (الشمائل ترمذی) المطبع الشرفیۃ، مصر، 1318ھ، ج2، ص162۔
14. صفی الرحمن مبارکپوری، الرحیق المختوم، دارالفکر الھلال، بیروت، 2002ء، ص129۔
15. ابو بکر عبداللہ بن محمد بن ابی شیبہ، المصنف ابن بی شیبہ، محقق: سعد بن ناصر بن عبدالعزیز، دار کنوز اشبیلیا للنشر والتوزیع، ریاض، 1432ھ، ح27190۔
16. الانفال:7/29۔
17. ابوعبداللہ محمد بن ابی بکر بن ایوب ابن قیم الجوزیہ، زاد المعاد فی ہدی خیر العباد، دار ابن حزم، بیروت، 1440ھ، ج3، ص114۔
18. ابو محمد عبداللہ، الجامع فی الحدیث لابن وھب، تحقیق: مصطفی حسن حسین محمد ابوالخیر، دار ابن الجوزی، ریاض، 1416ھ، ح287۔
19. ابوالفداء اسماعیل بن کثیر، الفصول فی سیرۃ الرسول، تحقیق: محمد العید الخطراوی، مکتبہ دارالتراث المدینہ المنورۃ، دمشق، 1402ھ، ص438۔
20. بنی اسرائیل:17/36۔
21. الحجرات:49/6

22. ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری، صحیح البخاری، کتاب الایمان والنذور، باب النیۃ فی الایمان، دار ابن کثیر دار الیمامہ، دمشق، 1414ھ، ح6311۔
23. محمد ناصر الدین الابانی، سلسلۃ الاحادیث الصحیحہ وشی من فقھا وفوائدھا، مکتبۃ المعارف للنشر والتوزیع، ریاض، 1416ھ، ح2764۔
24. سعید بن علی بن وھف القحطانی، رحمۃ للعالمین، 1427ھ، ص183۔
25. ابوالحسین مسلم بن الحجاج القشیری، صحیح مسلم، کتاب البر والصلۃ والآداب، باب فضل الرفق، محقق: محمد فواد عبد الباقی، مطبع عیسیٰ البابی الحلبی وشرکاء، قاہرہ، 1374ھ، ح2592۔
26. صالح بن طہ عبدالواحد، سبل السلام من صحیح سیرۃ خیر الانام علیہ الصلاۃ والسلام، مکتبہ الغربا الدار الاثریۃ، 1428ھ، ص411۔
27. الامام احمد بن حنبل، مسند احمد، محقق: شعیب الارنووط، موسۃ الرسالۃ، 1421ھ، ج9، ص463، ح5646۔
28. تقی الدین احمد بن علی بن عبد القادر بن محمد المقریزی، امتاع الاسماع بمال اللنبی من الاحوال ولاموال والحفدۃ والمتاع، تحقیق: محمد عبد الحمید النمیسی، دار الکتب العلمیہ بیروت، 1420ھ، ج12، ص346۔
29. النحل: 16/125۔
30. عبدالرحمن بن ابی بکر جلال الدین السیوطی، الفتح الکبیر فی ضم الزیادۃ الی الجامع الصغیر، محقق: یوسف النبہانی، دار الفکر بیروت، 1423ھ، ج1، ص254۔
31. U.N. Secretary General, supra note 6.
32. ICCPR, supra note 76, art. 19(3).
33. ISESCO (Islamic Educational, Scientific, and Cultural Organization). 2012. "'ISESCO Calls upon IFJ to Activate UN Resolution on Combating Defamation of Religions,' September 21".
34. Leonard A. Leo, Felice D. Gaer & Elizabeth K. Cassidy, Protecting Religions from "Defamation": A Threat to Universal Human Rights Standards, 34 HARV. J.L. & PUB. POL'Y 769, 771-72, 2011
35. Bernard Lewis. Islam and the West vii, 1993